المدونۃ الجامعہ کی اشاعت
علماء اور محققین کے لئے ایک پرمسرت واقعہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم، وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

جامعہ دارالعلوم کراچی میں تدوین احادیث کا جو اہم کام پچھلے پندرہ سال سے جاری تھا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پچھلے مہینے اس کا ایک مرحلہ مکمل ہوکر " **المدونة الجامعة للاحاديث المروية عن النبي الكريم صلى الله عليه وسلم** " کے نام سے پہلی جلد کی شکل میں شائع ہوگیا ہے۔ اب تک دارالعلوم میں یہ کام الحمدللہ تعالیٰ خاموشی کے ساتھ، کسی تشہیر کے بغیر جاری تھا اور اس کا کوئی تعارف بھی شائع نہیں کیا گیا تھا۔ اب جبکہ اس کی پہلی جلد بفضلہٖ تعالیٰ منظر عام پر آ گئی ہے، تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس خوشی کے موقع پر اہل علم کے سامنے اس منصوبے کا مختصر تعارف پیش کردیا جائے، اس لئے ذیل میں اس کا پورا پس منظر اور اس کی تفصیل پیش خدمت ہے:

اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اس امت نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی جو خدمت کی، اس کی کوئی نظیر کسی بھی مذہب وملت میں موجود نہیں ہے۔ اَحادیث کے سینکڑوں مجموعے مختلف انداز واسلوب سے تیار کیے گئے ہیں، جن میں سے ہر ایک افادیت کا حامل ہے۔ پھر احادیث کو ان مجموعوں میں تلاش کرنے کے لئے بھی ہر دور میں بڑی عظیم الشان خدمتیں انجام دی گئی ہیں، جن کی تفصیل اہل علم کو معلوم ہے اور اب کمپیوٹر کے دور میں احادیث کو تلاش کرنے کے لئے بھی مختلف پروگرام وضع کئے گئے ہیں، جن کی اہمیت نا قابل انکار ہے، لیکن حدیث پاک کی خدمت ایک ایسا موضوع ہے، جس میں نئے نئے گوشے اب بھی سامنے آتے رہتے ہیں۔

تقریباً پندرہ سال پہلے میرے ایک دوست نے (جو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتے) میرے سامنے یہ

تجویز پیش کی کہ کسی طرح تمام احادیث پر ایسے نمبر پڑ جائیں جو عالمی طور پر مسلم ہوں۔ اس وقت اگر کسی حدیث کا حوالہ دیا جاتا ہے، تو جس کتاب میں وہ مروی ہے، اس کے یا تو صفحات نمبر کا حوالہ دیا جاتا ہے یا جن احادیث پر نمبر ڈالے گئے ہیں، اس کتاب کے لحاظ سے اس کا نمبر ذکر کیا جاتا ہے۔ لیکن نسخوں کے اختلاف سے بکثرت ان میں تبدیلی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے وہ حوالہ بسا اوقات حدیث نکالنے کے لئے کافی نہیں ہوتا، پھر احادیث کی تخریج کے وقت بہت سی کتابوں کا ذکر کرنا ہوتا ہے۔ پھر بھی بعض کتابوں کی روایت چھوٹ جاتی ہے۔ تجویز یہ تھی کہ بلاشبہ جس طرح قرآن کریم کی آیات کا حوالہ دینے کے لئے سورت نمبر اور آیت نمبر کا حوالہ دے دینا کافی ہوتا ہے اور یہ نمبر نسخوں کے اختلاف سے بدلتا نہیں ہے، اسی طرح کسی حدیث کا حوالہ دینے کے لئے صرف حدیث نمبر کا ذکر دینے سے اس حدیث کی تمام تفصیلات یکجا دستیاب ہو جائیں۔

مجھے ذاتی طور پر یہ تجویز پسند آئی، لیکن ظاہر ہے کہ اس پر عمل کے لئے ضروری تھا کہ احادیث کا ایک نیا مجموعہ تیار کیا جائے، جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب تمام احادیث کا استقصاء کر کے احادیث پر عالمی نمبر ڈالے جائیں۔ اب تک احادیث کے جتنے مجموعے تیار ہوئے ہیں، ان میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اس میں احادیث کی تمام روایتوں کا استقصاء کیا گیا ہے، اس لئے اس کام کی اہمیت کے ساتھ اس کا حجم اور اس کے متعلق مسائل اتنے زیادہ تھے کہ اس کے تمام پہلوؤں پر علماء کی کسی مجلس میں غور کرنا ضروری تھا۔ اس لئے جن صاحب نے یہ تجویز پیش کی تھی، انہوں نے چاہا کہ اس موضوع پر ان علماء کی ایک مجلس منعقد کی جائے جو علم حدیث اور فہارس کے کام کا تجربہ رکھتے ہیں، چنانچہ انہوں نے 5 اور 7 رمضان المبارک 1422ھ کو مکہ مکرمہ میں ایک اجتماع منعقد کیا، جس میں راقم الحروف اور حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کے علاوہ حضرت مولانا ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی صاحب، شیخ یوسف قرضاوی صاحب، ڈاکٹر عبدالملک بن بکر القاضی (صاحب دیوان السنن والآثار)، شیخ محمود الطحان، ڈاکٹر عبدالستار ابوغدہ اور شیخ نظام یعقوبی نے شرکت کی۔ سب نے اس تجویز کو پسند کر کے اس کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ اجتماع کے دوران کام کے مختلف طریقوں پر گفتگو ہوئی۔ متعدد تجویزیں سامنے آئیں۔ آخر کار ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی صاحب کی تجویز پر طے ہوا کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر دار العلوم کراچی میں بندہ کی نگرانی میں سادگی سے شروع کر دیا جائے۔

اس طرح دار العلوم کراچی میں ایک مستقل شعبہ ''موسوعۃ الحدیث'' کے نام سے قائم کیا گیا اور اس کے منہجِ عمل کو طے کر کے مولانا نعیم اشرف صاحب کو اس شعبے کا ناظم مقرر کیا گیا۔ دار العلوم ہی کے قابل فضلاء پر مشتمل ایک مختصر جماعت تشکیل دی گئی اور اس نے پندرہ سال پہلے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر محدود وسائل کے ساتھ کام شروع کر

دیا۔شروع میں مختلف تجربات کے بعد یہ طے کیا گیا کہ اس مدونہ میں حدیث کی تمام دستیاب کتب کا احاطہ کیا جائے۔ تا کہ تمام دستیاب احادیث اور ان کے مختلف طرق کو یکجا کر کے احادیث پر نمبر لگائے جاسکیں۔ چنانچہ کام کا منہج یہ مقرر کیا گیا کہ حدیث کی اَسّی (80) کتابوں سے تو ان کی تمام احادیث سند اور متن کے ساتھ لی جائیں اور ان کے تمام طرق کو بھی ذکر کیا جائے۔ کیونکہ یہ اسی کتابیں وہ ہیں جن کا حوالہ بکثرت آتا ہے اور احادیث کا بیشتر ذخیرہ انہی کتابوں میں موجود ہے اور ان کے مولفین نے اپنی سند سے احادیث کو ذکر کیا ہے۔ان اَسّی کتابوں کے علاوہ بھی بہت سی کتب حدیث ہیں جن کے مولفین اپنی سند سے احادیث ذکر کرتے ہیں (ایسی کتب حدیث کی تعداد اب تک سات سو انیس (719) تک پہنچ چکی ہے)۔ان کا بھی بالاستیعاب تصفح کیا جائے اور ان کتب میں سے صرف وہ احادیث (افراد) منتخب کی جائیں جو مذکورہ بالا اسی کتابوں میں موجود نہ ہوں۔ دونوں صورتوں میں مختلف طرق کے متن میں اگر کوئی اہم اختلاف ہو، تو اسے بھی ذکر کیا جائے اور ان کی اسنادی حیثیت کے بارے میں اگر متقدمین کی رائے دستیاب ہو تو اسے بھی بیان کیا جائے۔

مذکورہ سات سو ننانوے (799) کتابوں کے مطبوعہ ومخطوطہ نسخوں کی مراجعت کی گئی، بہت سی احادیث ایسی بھی ملیں جو ان کتابوں کے دستیاب نسخوں میں موجود نہیں، لیکن کتب تخریج، شروح حدیث یا تفسیر وغیرہ کی کتابوں میں وہ ان میں سے کسی کتاب کے حوالے سے منقول ہیں۔ اس لئے ایسی احادیث کو شامل کرنے کے لئے کتب تخریج، شروح حدیث یا تفسیر وغیرہ کا بھی فی الجملہ جائزہ لیا گیا، ایسی کتابوں کی تعداد ایک سو گیارہ (111) ہے۔ اس طرح تمام وہ مصادر جن سے احادیث لی گئی ہیں، ان کی مجموعی تعداد اس وقت تک نو سو دس (910) ہے۔

اس پر غور کیا گیا کہ کتاب کو احادیث کے حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا جائے، یا ابواب کی ترتیب پر۔ پھر یہ طے پایا کہ احادیث اور خاص طور پر فعلی احادیث کے مختلف طرق کے متن چونکہ مختلف ہوتے ہیں، اس لئے حروف تہجی کی ترتیب مفید نہیں ہوگی۔ چنانچہ کتاب کو ابواب ہی کی ترتیب پر مرتب کیا جا رہا ہے، البتہ ابواب کے عنوانات قائم کرنے میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ ان پر کسی خاص فقہی یا کلامی مکتب فکر کی چھاپ نہ ہو اور طریق کار یہ ہے کہ ہر باب کے تحت احادیث کے ایسے طریق کو ''حدیث مختار'' قرار دیا جاتا ہے جو سند کے اعتبار سے دوسرے طرق سے زیادہ قوی ہو اور اسے پوری سند کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے۔اس کے بعد وہ حدیث اگر کسی طرق میں سب سے زیادہ جامع سیاق میں آئی ہو، اس کو ''الطریق الاجمع'' کے عنوان سے سند کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے اور اگر ان میں الفاظ کا کوئی اہم اختلاف ہو تو اسے بھی بیان کیا جاتا ہے۔ پھر ''حدیث مختار'' کو ایک عالمی نمبر دے دیا جاتا ہے۔ پھر بسا اوقات ایک ہی حدیث کا متن ایک سے زیادہ صحابہ کرام سے مروی ہوتا ہے، تو ان تمام صحابہ کرام کی

احادیث کو ''شاہد'' کے طور پر ذکر کر کے ان کو ایک فرعی نمبر دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً کتاب کو حدیث " **انما الاعمال بالنیات** " سے شروع کیا گیا ہے۔ اس حدیث کا سب سے صحیح طرق وہ ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح بخاری میں مروی ہے۔ چنانچہ اسے ''حدیث مختار'' قرار دے کر اسے سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، پھر اس کے جتنے طرق صحیح بخاری ہی میں دوسری جگہ یا حدیث کی دوسری کتابوں میں مروی ہیں، انہیں الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح اس حدیث کے مختلف طرق کتابوں سے ذکر کئے گئے ہیں اور اس حدیث اور اس کے تمام طرق کو نمبر ایک دیا گیا ہے۔ پھر یہی حدیث امام ابو نعیمؒ کی حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے، اسے ایک فرعی نمبر دے کر 1/1 قرار دیا گیا ہے۔ پھر یہی حدیث طبرانیؒ کی معجم کبیر میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے، اسے 2/1 نمبر دیا گیا ہے۔ یہی حدیث ابن عساکرؒ کی تاریخ دمشق میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے، اسے 3/1 نمبر دیا گیا۔ حاکمؒ کی تاریخ نیشاپور میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اسے 4/1 نمبر دیا گیا، محمد بن یاسر الجیانیؒ نے یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، اسے 5/1 نمبر دیا گیا۔ تاریخ حاکمؒ میں یہ حدیث حضرت ہزال بن یزید اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اسے 6/1 نمبر دیا گیا۔ ابن بکارؒ کی ''اخبار المدینہ'' میں یہ محمد بن ابراہیم بن حارثؒ سے مرسلاً مروی ہے، اس کا نمبر 7/1 قرار دیا گیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث جتنے دستیاب مصادر میں جہاں کہیں مروی ہے، اس کی پوری تفصیل موجود ہے۔ اب اس حدیث کا حوالے دیتے ہوئے حدیث نمبر ایک کہہ دینا کافی ہے اور اس مدونہ میں پہلے نمبر پر وہ اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ یکجا دستیاب ہو جائے گی۔

مجوزہ خاکے کے مطابق جب اس کام کا ابتدائی حصہ تیار ہوا تو مناسب سمجھا گیا کہ اس کام کو مذکورہ بالا علماء کی مشاورتی کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔ لہٰذا اس مقصد کے لئے مولانا نعیم اشرف صاحب نے تیار شدہ کام کو اس کمیٹی کے اراکین کی خدمت میں پیش کیا، جس کو ان حضرات نے پسند و منظور کیا۔ البتہ اس موقعہ پر ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی صاحب نے یہ مفید مشورہ دیا کہ اس سارے کام کو ابھی سے کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ رائے اس لحاظ سے بہت وقیع محسوس ہوئی کہ اس سے نہ صرف کام کے دوران مدد ملے گی بلکہ تکمیل کے بعد مختلف پلیٹ فارمز پر اس کی اشاعت آسان ہو جائے گی۔

چنانچہ ڈاکٹر صاحب کی اس تجویز پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا اور مولانا نعیم اشرف صاحب نے احادیث کی ڈیٹا انٹری کے لئے ایک جامع کمپیوٹر سافٹ ویئر کا خاکہ تیار کیا، جس کے ذریعہ اس منصوبے کے تمام مقاصد کو عمدہ

طریقہ سے حاصل کیا جاسکے، جن میں ڈیٹا بیس کی تیاری اور کتابی شکل میں اور مستقبل میں انٹرنیٹ پر اشاعت بھی شامل تھی۔

الحمدللہ دینی جذبہ سے سرشار بعض کمپیوٹر پروگرامرز نے (جن میں ماس آئی ٹی کے جناب محمد علی صاحب اور جناب محمد یاسر تبسم صاحب سرفہرست ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطاء فرمائیں) مولانا نعیم اشرف صاحب کے تیارکردہ خاکے اور ہدایات کے مطابق ایک جامع کمپیوٹر سافٹ ویئر تیار کردیا، جس کی مدد سے اب یہ عظیم الشان کام انجام دیا جارہا ہے۔

الحمدللہ اب تک مختلف ابواب کے تحت جن احادیث پر کام مکمل ہوا ہے، ان کی تعداد سترہ ہزار دوسو بانوے (17292) ہے۔ جن میں سترہ ہزار چارسو باون (17452) شواہد ہیں اور ان کے مختلف طرق جن کا ذکر کیا گیا ہے ان کی مجموعی تعداد تین لاکھ اڑتیس ہزار آٹھ سو پینتیس (338835) ہے۔

اس کے بعد یہ کام مسلسل جاری ہے، احادیث اور طرق کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے، لیکن فی الحال کام کی پہلی جلد جو پوری ''کتاب الایمان'' پر مشتمل ہے، جس میں موجود احادیث کی تعداد چارسو پینتالیس (445) جبکہ شواہد کی تعداد پانچ سوسات (507) اور طرق کی مجموعی تعداد نو ہزار دوسو چھیاسی (9286) ہے، بیروت کے نشری ادارے ''دارالقلم'' کے تعاون سے طباعت کے اعلیٰ معیار پر شائع کردی گئی ہے اور اب ان شاء اللہ دوسری جلدیں بھی ممکنہ تیز رفتاری سے شائع ہونے کی امید ہے۔ جن باحثین اور محققین نے مولانا نعیم اشرف صاحب کے زیر قیادت یہ خدمت انجام دی ہے، وہ سب دارالعلوم کراچی کے فضلاء ہیں اور ان کے نام یہ ہیں:

مولانا مکرم حسین اختر، مولانا محمد عباس دیروی، مولانا عبدالرحمٰن اویس مرغزی، مولانا محمود حسن کملائی، مولانا عنایت الرحمٰن وحید، مولانا عبدالرحمٰن حمیدی، مولانا عبدالعزیز سندھی، مولانا محمد تیمور مرغزی، مولانا عبید اللہ انور ملتانی اور مولانا محمد طیب حسینی۔

ان حضرات نے جس لگن، عرق ریزی اور قناعت کے ساتھ یہ کام کیا ہے، اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطاء فرمائے اور اگلے کام کے لئے توفیق مزید سے نوازیں، آمین۔ (باقی صفحہ:۴۸)